132959-اسلام میں عورت کی عزت وتکریم اورجاہلیت کی اہانت وتوہین

سوال

یورپ اسلام پر عورت کی توہین کرنے کی تہمت لگاتا ہے ، توعورت کا اسلام میں کیا مقام ومرتبہ ہے ؟

پسندیدہ جواب

دین اسلام میں عورت کواتنا اونچا مقام مرتبہ حاصل ہوا ہے جواسے پہلے کسی ملت میں حاصل نہیں ہوا تھا اورنہ ہی کوئ اورامت اسے پا سکی ۔

دین اسلام نے انسان کوجوعزت واحترام دیا ہے اس میں مرد وعوت دونوں برابر کے شریک ہیں ، اوروہ اس دنیا میں اللہ تعالی کے احکامات میں برابر ہیں اوراسی طرح دار آخرت میں اجرو ثواب میں بھی برابر ہیں ، اللہ سبحانہ وتعالی نے اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ہے :

.{اوریقینا ہم اولاد آدم کوبڑي عزت دی }.الاسراء (70) ۔

اوراللہ عزوجل کا ایک جگہ پرفرمان کچھ اس طرح ہے :

.{ماں باپ اورعزیزواقارب کے ترکہ میں مردوں کا بھی حصہ ہے اور عورتوں کا بھی اس میں حصہ ہے جوماں باپ اورعزیزواقارب چھوڑکر مریں }.النساء (7)

اوراللہ سبحانہ وتعالی نے فرمان ہے :

.{اورعورتوں کے لیے بھی ویسے ہی حق ہیں جیسے ان پر مردوں کے ہیں اچھائی کے ساتھ }.البقرۃ(228) ۔

اوراللہ مالک الملک کا فرمان اس طرح بھی ہے :

.{مومن مرد وعورتیں آپس میں ایک دوسرے (مددگارومعاون اور) دوست ولی ہیں }.التوبۃ(71) ۔

اوراللہ تبارک وتعالی نے والدین کے متعلق کچھ اس طرح فرمایا :

{ اورآپ کا رب صاف صاف یہ حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے سواکسی اورکی عبادت نہ کرو ، اورماں باپ کے ساتھ احسان کرو ، اگر آپ کی موجودگی میں ان میں سے ایک یا وہ دونوں بڑھاپے کوپہنچ جائيں توان کے آگے اف تک نہیں کہنا اورنہ ہی انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا بلکہ ان کے ساتھ ادب واحترام سے بات چیت کرنا ۔

اورعاجزی اور محبت کے ساتھ ان کے سامنے تواضع کا بازوپست کیے رکھنا اوردعا کرتے رہنا کہ اے میرے رب ان پر بھی ویسا ہی رحم کرجیسا انہوں نے میرے بچپن میں میری پرورش کی تھی }الاسراء (23-24) ۔

اورفرمان باری تعالی ہے :

.{پس ان کے رب نے ان کی دعا قبول فرمالی کہ تم میں سے کسی بھی عمل کرنے والے کے عمل کو خواہ وہ مرد ہو یا عورت ہر گز ضائع نہیں کرونگا}.آل عمران (195) ۔

اوراللہ جل شانہ نے فرمایا جس کا ترجمہ کچھ اس طرح ہے :

.{اورجو بھی نیک عمل کرے چاہے وہ مرد ہو یا عورت لیکن وہ مومن ہو تو ہم اسے یقینا بہتر زندگی عطا فرمائیں گے ، اوران کے نیک اعمال کا بہتر بدلہ بھی انہیں ضرور دیں گے}.النحل (97) ۔

اوراللہ عزوجل نے ایک مقام پر اس طرح فرمایا :

.{اورجو بھی ایمان کی حالت میں اعمال صالحہ کرے چاہے وہ مرد ہو یا عورت یقینا ایسے لوگ جنت میں جائیں گے ، اور کھجور کی گٹھلی کے شگاف برابر بھی ان کا حق نہ مارا جائے گا}.النساء (124) ۔

یہ ہے وہ عزت وتکریم اورمقام ومرتبہ جواسلام نے عورت کو دی جس کی مثال نہ تو کسی اوردین میں اور نہ ہی کسی قانون میں ملتی ہے ، بلکہ رومن (اٹلی) جدت پسندوں نے تو یہ قانون پاس کیا ہے کہ عورت مرد کے تابع رہتے ہوئے اس کی غلام ہے اوراس کے مطلقا کوئی حقوق نہیں ۔

اٹلی میں ایک بڑے اجتماع کے بعد عورت کے متعلق بحث ومناقشہ کے بعد یہ پاس کیا گيا کہ یہ ایک ایسا حادثہ ہے جسے کچھ اہمیت حاصل نہیں ، اور عورت اخروی زندگی کی وارث نہیں بنے گی اوریہ پلید ہے ۔

جاہلیت میں توعورت ایک گھٹیا سی چیز تھی اسے بیچا اورخریدا جاتا اوراسے شیطانی پلیدی شمار کیا جاتا تھا ۔

اورقدیم ھندوستانی قوانین تو یہاں تک کہتے ہیں کہ وبائیں اورموت جہنم اورآگ اورسانپوں کا زہر عورت سے بہتر ہے ، اوراسے زندہ رہنے کا حق صرف خاوند کے ساتھ ہی تھا اگر خاوند مرجائے اوراسے آگ میں جلایا جاتا توعورت بھی اس کے ساتھ ہی زندہ جل مرتی اوراگر وہ خاوند کے ساتھ نہ جلتی تواسے لعن طعن کا سامنا کرنا پڑتا تھا بلکہ ھندوستان کے بعض علاقوں میں تو ابھی تک یہ موجود ہے ۔

اوریھودیت میں یھودی عورت کا کیا حال تھا اس کا بھی ہم جائزہ لیتے ہیں عھد قدیم میں یہ مندرجہ ذیل بات موجود ہے :

میں اورمیرا دل حکمت وعقل کے علم اوراسے حاصل اورتلاش کرنے کے لیے گھوما پھرا تا کہ میں شر کو جو کہ جہالت اورحماقت کو جو کہ جنوں ہے معلوم کرسکوں ، تو میں نے موت کو پایا عورت جو کہ کھڑکی اوراس کا دل تسمہ اوراس کے ہاتھ بیڑیاں ہیں ۔ سفر الجامعۃ الاصحاح (7 : 25-26) ۔

یہ تو معلوم ہی ہے کہ عھد قدیم پر یھودی اورعیسائی دونوں کا ایمان ہے اوروہ اسے مقدس سمجھتے ہیں ۔

زمانہ قدیم میں عورت کا یہ حال تھا اوراورموجودہ اوراس سے پہلے ماضی قریب کے دورمیں عورت کو کیا کچھ حاصل ہے اس کی وضاحت مندرجہ ذیل واقعات کریں گے :

ایک ڈانمارک کا ایک مصنف (wiethkordsten) عورت کے بارہ میں کیتھولک چرچ کے نقطہ نظر کی شرح کرتے ہوئے کہتا ہے :

(دوروسطی میں یورپی عورت کا بہت ہی کم خیال رکھا جاتا تھا اس لیے کہ کیتھولک چرچ کے مذھب میں عورت دوسرے درجہ کی مخلوق شمار ہوتی ہے)

(586م) میلادی کو فرانس میں عورت کے بارہ میں ایک کانفرنس کا انعقاد کیا جس میں اس بات پر غور کیا گیا کہ آیا عورت انسان شمار ہوتی ہے یا کہ نہیں ؟

اور اس کانفرنس میں مناقشہ کرنے بعد یہ قرار پاکہ عورت ایک انسان ہے لیکن وہ مرد کی خدمت کے لیے پیدا کی گئی ہے ۔

اور فرانسیسی قانون کی شق نمبر (217) میں مندرجہ ذیل بات کہی گئی ہے :

(شادی شدہ عورت (اگرچہ اس کی شادی اس بنیاد پر ہوئی ہو کہ اس کی اور اس کے خاوند کی ملکیت علیحدہ ہی رہے گی) کا کسی کے لیے ہبہ کرنا جائز نہیں ہے اور نہ ہی وہ اپنی ملکیت کو منتقل کر سکتی اور نہ ہی اسے رہن رکھ سکتی ہے ، اور نہ ہی وہ عوض یا بغیر عوض اپنے خاوند کی معاھدے میں شرکت کے بغیر یا پھر اس کی موافقت جو کہ لکھی ہوئی ہو کے بغیر مالک بن سکتی ہے)

اور انگلینڈ میں ہنری ہشتم نے انگریز عورت پر کتاب مقدس پڑھنا حرام قرار دیا ، حتیٰ کہ (1850) میلادی تک عورتوں کو شہری ہی شمار نہیں کیا گیا ، اور ان کے لیے (1882) میلادی تک کوئی کسی قسم کے حقوق شخصی نہیں تھے ۔ دیکھیں کتاب : سلسلۃ مقارنۃ الادیان ۔ تالیف احمد شلبی جلد (3) صفحہ (210-213) ۔

اور دور حاضر میں یورپ اور امریکہ اور دوسرے صنعتی ممالک میں عورت ایک ایسی گری پڑی مخلوق ہے جو صرف اور صرف تجارتی اشیاء کی خرید و فروخت کے لیے استعمال ہوتی ہے ، وہ اشتہاری کمپنیوں کا جزلا ینفصل ہے ، بلکہ یہاں حالت یہاں تک جا پہنچی ہے کہ اس کے کپڑے تک اتروا دیے گئے ہیں اور اس کے جسم کو تجارتی اشیاء کے لیے مباح کر لیا گیا ہے ، اور مردوں نے اپنے بنائے ہوئے قانون سے اسے اپنے لیے ہر جگہ پر اس کے ساتھ کھیلنا ہی مقصد بنا لیا ہے ۔

اس کا خیال اس وقت رکھا جاتا ہے جب تک تو وہ اپنے ھاتھ یا پھر فکر و سوچ سے مال وغیرہ خرچ کرے اور جب وہ بڑی عمر کی ہو جائے اور اپنے حواس کھو بیٹھے اور کسی کو کچھ نہ دے سکے تو معاشرہ اس سے علیحدہ ہو جاتا ہے اور اسی طرح ادارے بھی اس کو چھوڑ دیتے ہیں اور وہ اکیلی یا تو اپنے گھر میں زندگی گزارتی ہے یا پھر نفسیاتی ہسپتالوں میں ۔

تو آپ اس کا مقارنہ و موازنہ (اس میں کوئی کسی قسم کی برابری نہیں) اس سے کریں جو قرآن مجید میں آیا ہے :

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{مومن مرد و عورت آپس میں ایک دوسرے کے (مددگار و معاون اور) دوست ہیں}۔ التوبۃ (71) ۔

اور اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اور عورتوں کے بھی ویسے ہی حق ہیں جیسے ان پر مردوں کے ہیں اچھائی کے ساتھ}۔ البقرۃ (228) ۔

اور اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اور آپ کا رب صاف صاف یہ حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرو ، اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرو ، اگر آپ کی موجودگی میں ان میں سے ایک یا وہ دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے آگے اف تک نہیں کہنا اور نہ ہی انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا بلکہ ان کے ساتھ ادب و احترام سے بات چیت کرنا ۔

اور عاجزی اور محبت کے ساتھ ان کے سامنے تواضع کا بازو پست کیے رکھنا اور دعا کرتے رہنا کہ اے میرے رب ان بھی ویسا ہی رحم کر جیسا انہوں نے میرے بچپن میں میری پرورش کی تھی} الاسراء (23-24) ۔

اورجب عورت کواس کے رب نے اسے یہ عزت واحترام دیا توساری بشریت کے لیے واضح کردیاکہ عورت کواس لیے پیداکیا ہے کہ یاتووہ ماں اور بیوی ہوگی یا پھر بیٹی اوربہن کے روپ میں ، اوراس کے لیے خصوصی قوانین بھی مشروع کیے جوکہ صرف عورت کے ساتھ خاص ہیں نہ کہ مرد کے ساتھ ۔

یہ مضمون ڈاکٹر محمد بن عبداللہ بن صالح السحیم کی کتاب : الاسلام اصولہ ومبادؤہ سے لیاگیا ۔

واللہ اعلم.